بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پارہ نمبر:9

## قومِ شعیب علیہ السلام کی دھمکی اور ان کا انجام:(88)

قوم کے متکبر لوگوں نے کہا اے شعیب!(علیہ السلام) یا تو تم اور جو تم پر ایمان لائے ہیں سارے ہماری ملت میں واپس آجاؤ وگرنہ ہم تمہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ اس قوم کی سرکشی کی وجہ سے ان پر زلزلہ آیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

## دستورِ خداوندی:(94)

اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی قوم کی طرف رسول بھیجتے ہیں اور وہ ان کی بات نہیں مانتے تو اللہ تعالیٰ پہلے ان کو فقر وفاقہ، بیماری اور کسی مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں۔ وہ باز نہ آئیں تو پھر انعامات، مال کی وسعت اور صحت دیتے ہیں تاکہ مصیبت کے بعد آسانی ملنے پر وہ شکر گزار بنیں۔ لیکن وہ پھر بھی باز نہیں آتے بلکہ کہتے ہیں کہ زمانہ کی عادت یہی ہے کہ کبھی تنگی اور کبھی آسانی؛ تو پھر اچانک اللہ تعالیٰ ان کو عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

## داستانِ موسیٰ علیہ السلام و فرعون:(103)

یہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا تفصیلی واقعہ بیان فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے ساتھ مقابلہ ہوا، فرعون سے گفتگو ہوئی اور فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں جادوگر بلائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فتح دی، جادوگروں کو ناکام کیا، پھر وہ سارے کے سارے جادوگر کلمہ پڑھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔

## معجزات کا ذکر:(108)

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو دو بڑے معجزے دیے ہیں:

1-ید بیضا:

2-عصا:

## مختلف عذابوں کا ذکر:(133)

یہاں پر ان میں سے پانچ عذابوں کا ذکر ہے:

(1): طوفان کا عذاب

(2): ٹڈی دل کا عذاب

(3): چیچڑیوں یعنی جوؤں کا عذاب

(4): مینڈکوں کا عذاب

(5): خون کا عذاب۔

## قوم کی اپیل:(134)

جب ایک عذاب آتا تو وہ کہتے اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اگر یہ ٹل جائے تو آپ کی بات مان لیں گے، موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے، عذاب ٹل جاتا، یہ پھر سرکشی کرنا شروع کر دیتے۔

## ضابطہ حیات کی درخواست:(142)

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرئیل کو ساتھ لے گئے تو فرعونیوں نے پیچھا کیا اور وہ دریا میں غرق ہو گئے۔ اب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ ہمیں کوئی ضابطہ حیات، شریعت یا دستور خداندی چاہیے جس کے مطابق ہم زندگی گزار سکیں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوہ طور پر تیس دن کا قیام فرمائیں پھر مزید دس دن بڑھا دیے۔

## امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف:(157)

(1): آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں۔

(2): آپ نبی ہیں(صلی اللہ علیہ وسلم)۔

(3): آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی ہیں۔

(4): آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ توراۃ وانجیل میں ہے۔

## ختم نبوت پر دلیل:

﴿قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ........ (۱۵۸)﴾

سابقہ انبیاء علیہم السلام خاص قوم یا خاص قبیلے یا خطے یا ملک کے نبی تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اقوام عالم، جن وانس اور قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے نبی ورسول ہیں۔یہی تو ختم نبوت کی دلیل ہے۔

## عہدِ اَلَسْت:

جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا گیا تو وادی نعمان میں جو عرفات میں واقع ہے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک پیدا ہونے والی انسانیت کی روحوں کو جمع کیا جو چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی شکل میں تھیں۔ پھر ان سے عہد وپیمان لیا کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتے ہیں؟ سب نے اقرار کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتے ہیں۔ دنیا میں آنے کے بعد کچھ شخصیات ایسی بھی تھیں جنہیں عہد الست یاد رہا تھا۔

## بلعم بن باعوراء کا واقعہ:(175)

## علم غیب اللہ تعالیٰ کی ذات کا خاصہ ہے:(188)

یہاں ایک مشرکانہ عقیدے کی تردید فرمائی جو لوگوں نے انبیاء علیہم السلام

اور خصوصاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اپنا رکھا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم غیب حاصل ہے۔اسی وجہ سے قیامت کی معین تاریخ بتانے کا آپ سے مطالبہ کرتے تھے۔اس آیت میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق واضح الفاظ میں علم غیب کی نفی فرمائی ہے۔

## امام کے پیچھے مقتدی خاموش رہیں:(204)

﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٢٠٤﴾﴾

قرآن کریم کا موجبِ رحمت ہونا اس وقت ہو گا جب اس کی قراءۃ کے وقت آداب کا لحاظ رکھا جائے گا۔ قرآن کریم کا ادب یہ ہے کہ جب پڑھا جائے تو سننے والے کان لگا کر توجہ سے سنیں اور خاموش رہیں۔

# سورۃ الانفال

## وجہ تسمیہ:

"انفال" نفل کی جمع ہے، نفل زائد چیز کو کہتے ہیں۔مراد اس سے مال غنیمت ہے جو میدان جنگ میں ملتا ہے۔اس سورت میں چونکہ مال غنیمت کا ذکر ہے اس لیے اس سورت کا نام "سورۃ الانفال" ہے۔

## مالِ غنیمت کا حکم:(1)

شروع سورت میں مال غنیمت کا حکم بیان کیا گیا ہے۔غزوہ بدر کے موقع پر فتح کے بعد مسلمانوں کے درمیان مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں اختلاف واقع ہوا تھا۔تو اس آیت میں اس اختلاف کو ختم کرنے کے لیے فرمایا کہ مال غنیمت کے فیصلے کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کو ہے۔ مسلمانوں کو آپس میں صلح اور تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے۔

**نوٹ:** مال غنیمت کی مزید تفصیل دسویں پارے کے شروع میں آئے گی۔

## مؤمنین کے اوصاف:(2)

یہاں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی پانچ صفات بیان فرمائی ہیں:

(1): خوف خدا۔

(2): تلاوت کے ذریعے اپنے ایمان میں ترقی کرتے ہیں۔

(3): اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔

(4): اقامت صلوۃ، یعنی فرائض، واجبات وسنن اور آداب کا خیال کرتے ہیں۔

(5): اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا۔

## غزوہ بدر کی تفصیلی داستان:(5)

یہاں سے لے کر کئی آیات تک غزوہ بدر کی تفصیلی داستان کو بیان کیا جارہا ہے۔

## میدان جنگ میں کامیابی کے اصول

میدانِ جنگ میں کامیابی کے پانچ اصول بیان کیے گئے:

1: میدان جنگ میں پیٹھ نہ پھیریں۔

2: اللہ اور رسول کی اطاعت کریں۔

3: اللہ اور اس کے رسول کی دعوت قبول کریں۔

4: اللہ اور اس کے رسول سے بے وفائی نہ کریں۔

5: تقویٰ اختیار کریں۔

## کفار کے لیے ترغیب وترہیب:

کفار اپنے کفر سے اب بھی باز آجائیں۔

اگر وہ باز نہ آئے تو دنیا میں بھی ہلاک اور آخرت میں بھی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

# پارہ نمبر:10

## مالِ غنیمت کی تقسیم:(41)

مال غنیمت کے اولاً پانچ حصے کیے جائیں گے۔ ان میں سے چار حصے مجاہدین کے درمیان برابر برابر تقسیم کیے جائیں گے اور مال غنیمت کا پانچواں چونکہ خالص اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اس لیے یہ حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو دیا جائے گا۔

## بقیہ قصہ غزوہ بدر:(42)

غزوہِ بدر مسلمانوں اور کفار کے درمیان وہ پہلی جنگ ہے جس نے مشرکین مکہ اور کفار کی کمر توڑ کر رکھ دی تھی۔ اس غزوہ میں ظاہری اور مادی طور پر مسلمانوں کے فتح پانے کا کوئی امکان نہیں تھا اور مشرکین مکہ کی شکست کا کوئی احتمال نہیں تھا مگر اللہ تعالی کی غیبی قوت نے سارے سازوسامان اور ظاہری اسباب کی کایاپلٹ دی۔ اور یہی وہ جنگ ہے جس نے اسلام کی فتوحات کے دروازے کھولے۔ غزوہ بدر میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا خاص مقام ہے۔

## مدد حاصل کرنے کے چھ اصول:(45)

یہاں سے لے کر آیت 47 تک بتایا ہے کہ اگر مسلمان میدان جنگ میں اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل چھ چیزوں کا اہتمام کریں:

- میدان جنگ میں ثابت قدمی اختیار کرنا۔
- کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔
- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا۔

- ❖ آپس کے اختلافات سے پرہیز کرنا۔
- ❖ اگر جنگ میں ناموافق حالات آجائیں تو صبر کرنا۔
- ❖ کفار کی طرح تکبر اور ریانہ کرنا۔

یہ چھ چیزیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کو کھینچ لیتی ہیں۔

## قیدیوں سے صلح اور فدیہ لینا:(67)

## مہاجرین وانصار کا ذکر:(74)

مہاجرین: وہ ہیں جنہوں نے دین اسلام کے لیے ہجرت کی

انصار: وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے انہیں ٹھکانہ دیا اور ان کی مدد کی۔

اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہوں کے ایمان کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا کہ یہی پکے مؤمن ہیں اور ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

# سورہ توبہ

## وجہ تسمیہ:

اس سورت کا نام سورۃ توبہ ہے۔ اس میں ان مخلصین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی داستان اور توبہ کا ذکر ہے جو غزوہ تبوک میں کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ پھر انہوں نے سچے دل سے توبہ کی تو ان کی توبہ قبول ہو گئی جس کا ذکر آیت نمبر 118 میں ہے۔ اس مناسبت سے اس سورت کا نام سورت توبہ رکھا گیا ہے۔

## مشرکین کے متعلق احکامات:

سورۃ توبہ فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیات میں چار قسم کے مشرکین کے احکامات بیان کیے گئے ہیں۔

## پہلی اور دوسری قسم:(2)

پہلی قسم وہ ہے جن سے کسی قسم کا معاہدہ صلح نہیں تھا۔

دوسری قسم وہ ہے جن سے معاہدہ صلح بغیر تعیین مدت کے ہوا تھا۔

ان دونوں قسموں کا حکم یہ ہے کہ ان کو چار ماہ کی مہلت دی گئ تھی کہ اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو ٹھیک یا جزیرہ عرب سے باہر جانا چاہیں تو اس کی ترتیب بنالیں وگرنہ انہیں جنگ کا سامنا کرنا ہو گا۔

## تیسری قسم:(4)

وہ جن سے صلح کا معاہدہ کسی خاص میعاد کے لیے کیا گیا اور وہ اس معاہدہ پر قائم رہے۔ ان کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ ان کے معاہدے کی جتنی مدت باقی ہے اس کو پورا کیا جائے۔ ان کے معاہدے کی مدت ختم ہونے میں 9 ماہ باقی تھے تو انہیں 9 ماہ تک مہلت دی گئ۔

## چوتھی قسم:(5)

وہ مشرکین جن سے حدیبیہ میں صلح کا معاہدہ ہوا اور انہوں نے خود اس کو توڑ دیا۔ (اسی نقض معاہدہ کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر حملہ کرکے بغیر خون خرابے کے فتح فرمالیا تھا)۔ ان کے لیے مہلت تو نہیں تھی لیکن حج کے موقع پر ان سے برأت کا اعلان کیا گیا تھا جو کہ خود حرمت والا مہینہ تھا اور اس کے بعد محرم وہ بھی حرمت والا تھا اسی وجہ سے محرم کے آخر تک ان کو بھی مہلت مل گئ تھی کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں یا جزیرہ عرب سے باہر نہ جائیں تو ان کو قتل کر دیا جائے۔

## ایمان کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں:(17)

مشرکین بیت اللہ کی تعمیر کرتے اور حاجیوں کو پانی پلاتے تھے اور مسلمانوں

کے مقابلے میں اس پر فخر کرتے تھے کہ اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہو سکتا۔ یہاں سے ان کی تردید کی جارہی ہے کہ مسجد کی خدمت یاحاجیوں کو پانی پلانا بڑی خدمت ہے بشرطیکہ ایمان ہو۔ مشرک کے پاس ایمان نہیں اس لیے اعمال کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔ آگے یہ بھی فرمایا کہ تعمیرِ مساجد وغیرہ امور اہلِ ایمان کا حق ہیں۔

## غزوہ حنین:

﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ..... ﴿۲۵﴾﴾

یہاں سے آگے غزوہ حنین کا واقعہ بیان کیا جارہا ہے۔ فتح مکہ کے بعد قبیلہ بنو ہوازن؛ جس کا سردار مالک بن عوف تھا؛ نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے تیاری کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اطلاع ہوئی تو صحابہ کرام کا چودہ ہزار کا لشکر لے کر حنین کے مقام پر پہنچ گئے جہاں یہ جنگ ہوئی۔ تعداد کی کثرت کی وجہ سے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبان سے نکل گیا کہ آج ہم کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آئی۔

جب مسلمان ایک تنگ وادی سے گزر رہے تھے تو بنو ہوازن کے تیر اندازوں نے یکایک حملہ کر دیا جس سے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ صحابہ کرام ثابت قدم رہے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے آواز لگانے پر صحابہ کرام پلٹے۔ نتیجۃً مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگئی اور کفار شکست کھا کر بھاگ نکلے۔ ان کے ستر آدمی مارے گئے، بہت سارا مال غنیمت بھی ہاتھ آیا اور تقریباً چھ ہزار جنگی قیدی بنائے گئے۔

مسلمانوں کو یہاں یہ بات سمجھائی جارہی ہے کہ اپنی کثرت اور طاقت پر نظر نہیں کرنی چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ وتوکل رکھنا چاہیے، مدد ونصرت، فتح وشکست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

## یہود و نصاریٰ کی تردید:(30)

اہل کتاب میں سے یہود حضرت عزیر علیہ السلام کو اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے تھے۔ یہاں ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ان کے منہ کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشرکانہ باتوں سے پاک ہے۔

## ناحق مال کھانے پر وعید:(34)

اہل کتاب ناحق طریقوں سے لوگوں کا مال کھاتے تھے۔ ان میں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ شریعت موسوی میں تحریف کرتے اور اس پر لوگوں سے پیسے لیتے تھے۔ ان کے لیے قیامت کے دن دردناک عذاب ہو گا۔

## غزوہ تبوک:(38)

یہاں سے لے کر تقریباً سورۃ کے آخر تک مختلف اعتبار سے غزوہ تبوک کا ذکر ہے۔ فتح مکہ اور حنین کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ پہنچے تو اطلاع ملی کہ رومی سلطنت کا بادشاہ ہرقل؛ مدینہ منورہ پر ایک زبردست قسم کے حملے کے لیے تیاری کر رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے مدینہ کے مسلمانوں کو تیاری کا حکم فرمایا اور تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش قدمی کی۔

مسلمانوں کے لیے یہ بہت بڑی آزمائش تھی۔ سخت گرمی تھی، کھجوریں پک چکی تھیں یہی ان کے لیے سال بھر کا گزر بسر تھا۔ سفر بہت دور کا تھا تقریباً آٹھ سو میل تھا، جنگ کے لیے سازو سامان کم تھا، ادھر مقابلہ دنیا کی سپر پاور کے ساتھ تھا، وغیرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے پیش قدمی کرنے کی وجہ سے کفار پر رعب طاری ہو گیا۔ وہ واپس چلے گئے اور جنگ کی نوبت نہ آئی۔ منافقین قسمیں کھا کر حیلے بہانے کرنے لگے اور مدینہ میں رک گئے۔ چند ایک مسلمان بھی کسی وجہ سے نہ جا سکے

بعد میں انہوں نے توبہ کی۔ ان کی توبہ قبول ہو گئی۔

آگے آنے والی آیات میں منافقین کے نفاق اور جھوٹ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔ ان مؤمنین مخلصین کا ذکر بھی ہے جو غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکے تھے۔

## صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت:(40)

یہ ہجرت کے واقعے کی طرف اشارہ ہے جب مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کیا۔ آپ غار ثور میں تین دن تک روپوش رہے۔ کھوجی جب غار کے منہ کے قریب پہنچے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنی جان سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر تھی اس لیے آپ پر گھبراہٹ کے آثار ظاہر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غم نہ کریں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ ونہ وہ واحد صحابی ہیں جن کو صاحب کہہ کر ان کی صحابیت کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا۔ چونکہ آپ رضی اللہ عنہ کی صحابیت نص قطعی سے ثابت ہے۔ اس لیے اگر کوئی شخص صحابیت صدیق کا انکار کرے گا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

## مصارفِ صدقات کا بیان:(60)

مصارفین زکوٰۃ و صدقات کل آٹھ ہیں:

1،2- فقراء و مساکین

3-عاملین:

4-مؤلفۃ القلوب:

5-فی الرقاب:

6-غارمین:

7-فی سبیل للہ:

8-ابن السبیل:

## منافقین کی مغفرت نہیں ہو سکتی:(80)

گزشتہ کئی آیات میں منافقین کے نفاق، جھوٹ، جہاد میں نہ نکلنا، حیلے بہانے کرنا، ایک دوسرے کو برائی کا حکم دینا، نیکی سے منع کرنا، مسلمانوں سے بغض وحسد رکھنا جیسے قبیح افعال کی تفصیل بیان کی گئی۔ اب یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جارہا ہے کہ منافقین کے لیے اگر آپ ستر بار بھی مغفرت کی دعا کریں تب بھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں فرمائیں گے۔

اوراگلی آیت ﴿وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾ میں منافق کا جنازہ پڑھنے اور قبر پر کھڑے ہونے (دعائے مغفرت کرنے) سے بھی منع فرمادیا۔ یہ آیت عبد اللہ ابن ابی ابن سلول منافق کی موت اور اس پر نماز جنازہ کے متعلق نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔